www.KitaboSunnat.com

ضیاء البرہان فی رسم القرآن

تالیف

استاذ القراء حضرت مولانا قاری
ابن ضیاء محب الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تصحیح و تبویب

قاری نجم الصبیح التھانوی

قرأت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 7122423
Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضیاء البرہان فی رسم القرآن

﴿خط کے معنی﴾

خط کے معنی ہیں کلمہ کو اس کے ان حروف ہجا سے لکھنا جو اس پر وقف کرنے اور اس سے ابتدء کرنے کے وقت پائے جاتے ہیں۔

﴿رسم الخط کے معنی﴾

رسم الخط کے معنی ہیں قرآنی کلمات کو حذف وزیادت وصل وقطع کی پابندی کے ساتھ اس شکل پر لکھنا جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے اور جو تواتر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

پس محققین کی رائے پر قرآن کے خط میں تبدیلی درست ہے یعنی خط نسخ وعربی کے بجائے خط نستعلیق اردو اور فارسی خط میں بھی لکھ سکتے ہیں گو اولی یہی ہے کہ قرآن کو بلکہ دوسری عربی عبارتوں کو بھی عربی ہی خط میں لکھا جائے کیونکہ بعض علماء کے قول پر تو قرآن کو عربی کے سوا دوسرے خط میں لکھنا بالکل ناجائز ہے۔

چنانچہ اتقان میں ہے کہ علامہ زرکشی ؒ فرماتے ہیں کہ کیا قرآن کو غیر عربی خط میں لکھنا درست ہے مجھے اس بارہ میں کسی عالم کی کوئی عبارت نہیں ملی لیکن اس کی گنجائش ہے کہ اس کو جائز قرار دیا جائے کیونکہ پڑھنے والے تو اس کو خوبصورت اور درست کر کے عربی ہی میں پڑھیں گے گو قریب تر یہی ہے کہ اس سے منع کیا جائے چنانچہ عربی کے سوا دوسری زبان میں قرآن کا پڑھنا بھی حرام ہے اور اس لیے بھی کہ عرب قلم کی بابت یہ کہتے ہیں کہ وہ دو زبانوں میں سے ایک زبان ہے کیونکہ جس طرح انسان زبان سے مقصود کو ظاہر کرتا ہے اسی طرح قلم کے ذریعہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے اور عرب عربی کے سوا کسی اور خط سے واقف نہیں تھے اور قرآن کے بارہ میں حق تعالی نے بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ فرمایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿خط اور رسم الخط میں فرق﴾

لیکن رسم الخط میں تبدیلی قطعاً ناجائز ہے اور خط اور رسم الخط میں فرق کرنے کے لیے ان مثالوں میں غور کیجئے مثلاً اَلْعٰلَمِيْنَ، اَلرَّحْمٰنِ، مٰلِكِ، مُسْلِمٰتٍ، مُؤْمِنٰتٍ، قٰنِتٰتٍ، عٰبِدٰتٍ، اَلصّٰلِحٰتِ، هٰـؤُلَآءِ، مِنْ نَّبَائِ الْمُرْسَلِيْنَ وغیرہ یہ دس کلمات ہیں ان کا موجودہ خط تو رسم عثانی کے موافق ہے کیونکہ ان میں الف لکھا ہوا نہیں ہے پس ان میں خط اور رسم الخط دونوں ہیں اور اگر ان کو اس طرح لکھیں اَلْعَالَمِيْنَ، اَلرَّحْمَانِ، مَالِكِ، مُسْلِمَاتٍ، مُؤْمِنَاتٍ، قَانِتَاتٍ، عَابِدَاتٍ، هَاالْآءِ، مِنْ نَّبَاءِ الْمُرْسَلِيْنَ تو ان کی یہ کتابت گو تلفظ کے موافق ہے لیکن رسم عثانی کے بالکل خلاف ہے کیونکہ ان سب میں الف لکھا ہوا ہے پس یہاں خط تو ہے لیکن رسم الخط نہیں۔

اسی طرح اگر ان الفاظ کو خط نسخ (عربی) کے بجائے خط نستعلیق اردو میں لکھیں تب بھی دو صورتیں ہوں گی یعنی حروف میں کمی بیشی پہلی صورت یہ کہ حروف میں کمی بیشی نہ ہو تو ایسی صورت میں خط کے بدل جانے کے باوجود بھی رسم عثانی کے موافق کہلائیں گے اور اگر حروف میں کمی بیشی ہو جائے گی تو پھر رسم کے خلاف ہوں گے خط بدلے یا نہ بدلے اور اس سے یہ بھی نکل آیا کہ قرآن کا ہندی کے خط میں لکھنا بالکل ناجائز اور حرام ہے کیونکہ ہندی میں بہت سے عربی حروف نہیں آتے پس وہ خط میں سے معدوم رہیں گے۔

﴿فائدہ﴾ خط کی بارہ قسمیں ہیں۔

(۱) معقلی یہ ادریس علیہ السلام کی ایجاد ہے۔

(۲) قیراموزی قرآن سب سے پہلے مکہ میں لکھا گیا اور وہ اسی خط میں تھا۔

(۳) حیری اس پر دوسری بار مدینہ میں لکھا گیا اور اس کو حیری اس لیے کہتے ہیں کہ جنگوں میں جو قیدی آئے تھے ان کو اس شرط پر رہا کیا گیا تھا کہ ان میں سے ہر شخص مہاجرین کو لکھنا سکھا دے پس صحابہ نے ان سے لکھنا سکھا تھا اور یہ قیدی حیرہ کے تھے۔ اسی لیے اس خط کا نام حیری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا اور ان قیدیوں سے پوچھا گیا کہ تم نے یہ خط کہاں سے سیکھا ہے تو کہا انبار والوں سے چنانچہ علامہ دانیؒ نے مقنع میں اس روایت کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۴) کوفی اس پر قرآن تیسری بار ۱۶۰ھ میں لکھا گیا۔

(۵) نسخ (۶) ثلث (۷) ریحان (۸) توقیع (۹) محقق۔ (۱۰) رقاع۔

یہ چھوں خط ابن مقلہ نے معقلی اور کوفی میں تصرف کر کے ۳۱۰ھ میں نکالے ہیں اور ان میں سے نسخ پر قرآن چوتھی بار ۳۱۸ھ میں لکھا گیا پس قران کے یہ چار دور ہیں۔ قیرا موزی، حیری، کوفی، نسخ اور اب نسخ ہی میں لکھنے پر بعض نے امت کا اجماع بتایا ہے۔

(۱۱) تعلیق اس کو خوش نویسوں نے توقیع ورقاع میں تصرف کر کے نکالا ہے۔

(۱۲) نستعلیق یہ ماوراء النہر کے شہروں میں خواجہ میر علی تبریزی کی ایجاد سے ظاہر ہوا ہے جس کو انہوں نے تعلیق و نسخ سے بنایا ہے پس نستعلیق مرکب امتزاجی ہے جو اصل میں نسخ و تعلیق تھا استعمال کی کثرت کی بناء پر خاء اور واؤ کو حذف کر کے نستعلیق بنالیا۔

چنانچہ ان میں سے پانچ تا گیارہ کی تفصیل ان اشعار میں مذکور ہے۔

ابن مقلہ وضع کرد ایں شش خط از خط عرب
ثلث وریحان و محقق، نسخ و توقیع ورقاع

ابن مقلہ نے عرب کے خط (معقلی اور کوفی) سے یہ چھ خط نکالے ہیں۔

بعد ازاں از خط توقیع و رقاع اہل عجم
ہفتمی خط دگر تعلیق کردند اختراع

اس کے بعد عجمیوں نے خط توقیع ورقاع سے ایک اور ساتواں خط تعلیق نکال لیا

اور ان ساتوں کے مجموعہ کو ہفت قلم اور ہفت خط بھی کہتے ہیں۔ اور خط کی قسموں کی پوری تفصیل خوشنویسی کی کتابوں میں ملے گی۔

قرآن کی کتابت کے مذکورۂ بالا چار ادوار میں خط میں تو تبدیلی ہوئی لیکن رسم الخط میں کوئی فرق نہیں آیا۔ پہلے بارہ خطوں میں سے ایک تا دس سب عربی خط ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا رسم توقیفی ہے

قرآن کی رسم توقیفی ہے جو نبی ﷺ کی بتائی ہوئی ہے اس میں کسی کی رائے کے دخل کی ذرا بھی گنجائش نہیں قرآن سب سے پہلے صحابہ کے دور میں نہیں بلکہ نبی ﷺ کے دور میں آپ ﷺ کے حکم سے لکھا گیا جب کوئی آیت یا سورت نازل ہوتی تھی تو آپ ﷺ وحی کے کاتبین کو بلا کر اسے لکھوا دیتے تھے یہ نبی ﷺ کا روشن معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے کسی سے پڑھنا اور لکھنا نہیں سیکھا لیکن اس پر بھی جس طرح صحابہ کو قرآن کا پڑھنا سکھایا اسی طرح اس کے لکھنے کے طریق بھی بتائے۔

چنانچہ ملا علی قاری ” قصیدہ رائیہ کے شعر ۴۶ کی شرح میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وحی کے ایک کاتب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دوات کا منہ کھلا رکھو تا کہ تنگی کے سبب دقت نہ ہو اور قلم پر ترچھا قط لگاؤ اور بسم اللہ کی باء کو خوب بڑی لکھو اور سین کے دندانوں کو بھی واضح کرو اور میم کی آنکھ کو خراب نہ کرو اور اللہ کو خوبصورت لکھو اور رحمٰن کو یعنی اس کے نون کو دراز کرو اور الرَّحِيْمِ کو بھی عمدگی سے لکھو (تا کہ حق تعالیٰ کے اسم گرامی اور ان کی صفات کی شان خوب ظاہر ہو) (الدیلمی ص ۳۱۴۔ کنز العمال ج ۱۰۔ الدر المنثور ص ۱۰ ج ۱۔ الشفاء للقاضی عیاض)

کاتبان وحی

صحابہ میں سے وحی کے لکھنے والے بعض حضرات یہ تھے:

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۲) علی رضی اللہ عنہ (۳) زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (۴) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (۵) ابان بن سعید رضی اللہ عنہ (۶) خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ (۷) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ (۸) العلاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ (۹) حنظلہ بن الربیع رضی اللہ عنہ۔ اور اس سے واضح ہے کہ قرآن نبی ﷺ کے زمانہ میں بھی لکھا گیا تھا صرف اتنی بات ہے کہ اس وقت مختلف چیزوں پر تھا کتاب کی شکل میں یا ایک جلد میں نہیں تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم توقیفی کا حکم

اور جب رسم توقیفی ہے تو قرآن کا اس کے موافق لکھنا واجب اور اس کے خلاف لکھنا حرام ہے اور وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا عنکبوت ع ۵ میں تلاوت اور کتابت کی نفی وحی سے پہلے زمانہ کے ساتھ مقید ہے یعنی نزول وحی سے پہلے نہ تو آپ ﷺ تلاوت فرماتے تھے اور نہ کتابت سے ہی واقف تھے باقی وحی کے بعد جس طرح آپ ﷺ تلاوت فرماتے تھے اسی طرح کتابت کا علم بھی بخوبی اور کامل ترین طریق پر رکھتے تھے اور وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ حجر ع ۱ میں جو حفاظت کا وعدہ ہے وہ بھی عام ہے جو الفاظ و معانی اور رسم تینوں کو شامل ہے اور حق تعالی نے تینوں ہی کی حفاظت فرمائی ہے۔

رسم کے توقیفی ہونے پر قرآن سے استدلال

شرعی دلائل اس پر کہ عثمانی رسم توقیفی ہے اور اس کی پیروی واجب ہے

(۱) وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (حجر ع ۱) اس میں حق تعالی نے قرآن حکیم کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمایا ہے اور اس وعدہ کو تین تاکیدوں (اِنَّ اور جملہ اسمیہ اور لام) کے ذریعہ مؤکد اور پختہ بھی کر دیا ہے اور حق تعالی کی خبر کا صادق ہونا واجب اور غلط ہونا محال ہے اور وہ ماضی اور حال کی طرح مستقبل میں بھی واجب اور جائز اور محال تینوں قسم کی چیزوں کو ان کی واقعی حالت کے موافق جانتے ہیں۔

پس ان کو معلوم تھا کہ قرآن کے حفاظ رَحْمَتْ اور نِعْمَتْ اور سُنَّتْ وغیرہ کو خاص (یعنی دراز تا والے) موقعوں میں عربی کے مشہور قاعدہ کے موافق وقفاً تاء سے پڑھیں گے نیز يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ نساء ع ۲۱ میں یاء کے بغیر تاء کے سکون سے اور وَيَدْعُ الْاِنْسَانُ اسراء ع ۲ اور وَيَمْحُ اللّٰهُ شوریٰ ع ۳ اور سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ علق اور وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ تحریم ع ۱ میں واؤ کے بغیر عین اور حائے ساکنہ پر وقف کریں گے اور ان میں قرآن کے لکھنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے صحابہ بھی شامل ہوں گے پس رَحۡمَتُ۔ سُنَّتُ۔ نِعۡمَتُ میں رسم کے موافق وقفاً تاء پڑھیں گے اور یُؤۡتِ سے سَنَدۡعُ تک کے چار کلمات میں کسی جازم کے بغیر اور وَصَالِحُ میں قیاسی سبب کے بغیر یاء اور واؤ کو حذف کر دیں گے۔

﴿خلاصہ﴾ یہ کہ جب ان کلمات پر وقف کا طریقہ سکھانے اور سمجھانے کی اور امتحان کی غرض سے وقف کریں گے تو اس طرح تاء سے اور یاء اور واؤ کے بغیر کریں گے پس اگر رسم توقیفی اور نبی ﷺ کو حضرت جبریل علیہ السلام کی سکھائی ہوئی نہ ہو تو لازم آئے گا کہ حق تعالیٰ نے تو ان کلمات کو قیاس کے موافق ھاء اور یاء اور واؤ ہی سے نازل فرمایا تھا لیکن صحابہ نے رسم سے ناواقف ہونے کے سبب تاء سے اور یاء اور واؤ کے بغیر لکھ دیا اور خود بھی کلمات پر اسی طرح غلط وقف کرتے رہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے طویل عرصہ سے امت کے تمام قراء اور حفاظ بھی اسی طرح غلط وقف کرتے چلے آرہے ہیں حالانکہ حق تعالیٰ نے جو حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے وہ عام ہے جو سورۃ آیت جملہ حرف سب کو شامل ہے۔

پس جب ایک ایک حرف کی حفاظت کا وعدہ ہے تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہوگا کہ صحابہ نے ان کو غلطی سے اس طرح لکھ دیا ظاہر ہے کہ اس صورت میں حق تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ صادق نہیں رہے گا پس رسم کو توقیفی نہ ماننے سے حق تعالیٰ کی خبر کا کاذب ہونا لازم آتا ہے اور جو چیز محال کو مستلزم ہو وہ خود محال ہوا کرتی ہے۔

پس رسم کا غیر توقیفی ہونا محال اور باطل ہے اور جب یہ باطل ہے تو اس کی نقیض ثابت ہے اور وہ یہ ہے کہ رسم توقیفی ہے جو نبی ﷺ کی بتائی ہوئی ہے اور صحابہ کی رائے کی بناء پر نہیں اور یہ منطقی دلیل بالکل واضح ہے اس میں وہی جھگڑا کر سکتا ہے جو قرآن سے بھی بے خبر ہو اور استدلال کے مقدمات سے بھی۔

(۲) قرآن کے لکھنے والے صحابہ چوالیس تھے جو نبی ﷺ کے روبرو قرآن لکھتے تھے اور یہ محال ہے کہ نبی سے خطا ہو جائے اور حق تعالیٰ ان کو اس سے آگاہ نہ فرمائیں۔

پس اگر غور سے کام نہ لینے والوں کے گمان کے موافق صحابہ نے یہ رسم اپنی سمجھ اور رائے سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قائم کی ہو تو چونکہ نبی ﷺ نے ان کو اس سے منع نہیں فرمایا اس لیے اس تقدیر پر بھی اس رسم کا صحیح اور درست ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ نبی ﷺ کی تقریر بھی شرعی حجت ہے اور تقریر کے معنی یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے کسی کو کوئی کام کرتے دیکھا اور اس سے منع نہ فرمایا۔

پس آپ ﷺ کے قول وفعل کی طرح آپ ﷺ کی تقریر بھی حجت ہے اور یہ بات شریعت سے ثابت ہے کہ قرآن میں زیادت اور کمی دونوں حرام بلکہ کفر ہیں۔ پس قرآن کو اس کی رسم کے خلاف لکھنا حرام ہے اور شریعت کے احکام کی پانچ قسمیں ہیں جن میں سے ایک قسم حرمت بھی ہے۔

﴿خلاصہ﴾ نبی ﷺ کا رسم قرآن کو رسم کے مشہور طریق کے موافق ثابت رکھنا اور اس سے منع نہ فرمانا شرعی حجت ہے اور آپ ﷺ کا امی ہونا اس کے منافی نہیں کیونکہ حق تعالیٰ فرشتوں کی زبانی آپ ﷺ کو خبر دیدیتے تھے کہ یہ صحیح ہے اور یہ غلط ہے اور حضرت جبریل علیہ السلام کا آپ ﷺ کو یہ بتا دینا بھی اسی قبیل سے ہے کہ وحی کے لکھنے والوں سے فرما دیجئے کہ وہ اس کلمہ کو اس طریق سے لکھیں گو آپ ﷺ نے انسانوں اور جنات میں کے کسی معلم سے قراءت اور کتابت نہیں سیکھی تھی اور اس سے اس کی نفی نہیں ہوتی کہ آپ ﷺ نے الہام کے یا فرشتہ کے ذریعہ پوری کتابت سیکھ لی ہو یا لکھنے والوں کو بتانے کے وقت سیکھ لیتے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا بلیغ ترین معجزہ ہے۔

اور امی کے وہ معنی نہیں ہیں جو عوام اور اس زمانہ کے بعض علماء لیتے ہیں اور اس زمانہ کی حالت یہ ہے کہ اس میں چھوٹے اور بڑے علماء تو بہت ہیں لیکن قرآن کے علوم سے بالکل ناواقف ہیں ان کے خیال میں امی وہ ہے جو قراءت اور کتابت بالکل نہ جانتا ہو حتی کہ نبی ﷺ کے امی نہ ہونے کے بھی یہی معنی بتاتے ہیں حالانکہ بہت سی دلیلیں اس پر قائم ہیں کہ گو نبی ﷺ اس اعتبار سے امی تھے کہ آپ ﷺ نے قراءت اور کتابت کسی انسی یا جنی معلم سے نہیں سیکھی تھی لیکن اس پر بھی آپ ﷺ وحی کے ذریعہ کتابت کے فن اور حروف کی صورتوں کے عارف تھے اور یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ وحی لکھنے والوں کو ہدایت فرماتے تھے کہ حروف اور کلمات کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح لکھیں اوران میں عیب پیدا کرنے اوران کو خفی لکھنے سے منع فرماتے تھے۔

رسم کے توقیفی ہونے پر حدیث سے استدلال

نبی ﷺ نے وحی کے کاتب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ دوات کو درست رکھو اور قلم پر تر چھا قط لگاؤ الخ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ اس سے نکل آیا کہ امی ہونے کے معنی یہی ہیں کہ آپ ﷺ نے قراءت وکتابت کسی انسان اور جن سے نہیں بلکہ الہام اور وحی سے سیکھی تھی۔

پس اعراف ع ۱۹ و ع ۲۰ میں جو آپ ﷺ کی صفات میں میں جو آپ کا امی ہونا بیان ہوا ہے اس سے اور وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا عنکبوت ع ۵ میں قرآن سے پہلے آپ ﷺ سے تلاوت اور کتابت کی نفی سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ کتاب سے واقف بھی نہیں تھے کیونکہ کسی شے کا جاننا اور اس پر عمل کرنا دو جدا جدا چیزیں ہیں پس عمل نہ کرنے سے یہ نہیں نکلتا کہ اس کا علم بھی نہیں ہے اور اسی طرح پہلے زمانہ میں کسی چیز سے ناواقف ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ آئندہ زمانہ میں بھی اس سے ناواقف ہی رہے۔

اگر آپ ﷺ قرآن کے نزول سے پہلے کتابت سے واقف نہیں تھے تو اس سے یہ نہیں نکلتا کہ نزول کے بعد بھی آپ ﷺ کتابت نہیں جانتے تھے کیونکہ حق تعالیٰ نے آپ ﷺ سے تلاوت اور کتابت کی مطلقاً نفی نہیں فرمائی یعنی یہ ارشاد نہیں ہوا کہ یہ دونوں چیزیں آپ ﷺ کی شان کے لائق بھی نہیں ہیں جیسا کہ یٰسین ع ۵ میں شعر کے بارہ میں فرمایا ہے۔

ہم نے اس مسئلہ کی تقریر کو طول اس لیے دیا ہے کہ اس میں اہل اسلام نے خلط ملط کر رکھا ہے اور علماء اور مصنفین اور عوام اور خواص سب ایک عام خبط میں مبتلا ہیں جو نہ کسی معتبر دلیل سے مؤید ہے اور نہ کسی عمدہ فکر کا نتیجہ ہے اور نہ کسی صحیح بحث کی پیداوار ہے۔ پس ہمیں امید ہے کہ علماء مسلمین شیخی کے سبب گناہ اور ضد پر آمادہ نہ ہوں گے اور اس نافع تقریر میں غور فرمائیں گے جو سر تا پا خیر ہی خیر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رسم کے توقیفی ہونے پر اجماع امت سے استدلال

جب فتوحات کی کثرت کے سبب اسلامی ملک وسیع ہو گیا اور قراء اور حفاظ دور دراز کے ملکوں میں پھیل گئے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قرآن کے متعلق اندیشہ ہوا تو آپ نے حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس سے وہ صحیفے منگوائے جو ان کے پاس تھے اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور قریش کی ایک جماعت کو بھی ان کے ساتھ شریک کار کر دیا سوان حضرات نے قرآن کو اسی طرح لکھا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو لکھا گیا تھا اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر اتفاق کیا جو شمار میں بارہ ہزار تھے اور پورا قرآن ان سب حضرات کی اجتماعی رائے سے لکھا گیا صرف لفظ تَابُوْت کی دوسری تاء میں اختلاف ہوا کہ آیا اس کو طَاغُوْت کی تاء کی طرح دراز لکھیں یا تَوْرٰىة کی تاء کی طرح گول لکھیں۔

اس اختلاف کی وجہ یہ ہوئی کہ صدیقی دور میں صحیفہ تیار ہونے کے بعد خلافت کے باقی زمانہ تک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے پھر فاروقی خلافت کے پورے دور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہے پھر دور عثمانی کے شروع حصہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے پس چونکہ زمانہ کافی گزر گیا تھا اس لیے اس کی تاء مٹ گئی تھی اس لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور قرشی جماعت کے حضرات کی رائے میں اختلاف ہو گیا اس لیے معاملہ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کیا آپ کچھ دیر غور اور فکر فرماتے رہے پس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور اس بارہ میں ان سے مشورہ کیا تو سب نے ایک رائے ہو کر یہ کہا کہ اس کو قریش کے لغت کے موافق طَاغُوْت کی تاء کی طرح دراز تاء سے لکھنا چاہیے اور وجہ یہ بتائی کہ قرآن کا اکثر حصہ قریش ہی کے لغت میں نازل ہوا ہے۔

اوپر کے بیان سے معلوم ہو چکا ہے کہ قرآن کے کسی ایک حرف کا بدلنا بھی سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ قرآن کو اسی طریق سے لکھنا چاہیے جو عثمانی رسم کے علم میں مذکور ہے اور جس حرف میں اختلاف ہوا تھا اس کو اسی لغت کے موافق لکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں اکثر حصہ نازل ہوا ہے اور لکھا گیا ہے کیونکہ اس کے متعلق یہ معلوم کرنا دشوار ہو گیا تھا کہ یہ نبی ﷺ کے روبرو کس طرح لکھا گیا تھا؟

اس سے یہ بھی نکل آیا کہ اگر یہ بات ثابت ہو جاتی کہ یہ نبی ﷺ کے روبرو کسی غیر قریشی لغت میں اس طرح لکھا گیا تھا تو پھر اس کا اسی طرح لکھنا ضروری قرار دیتے جس طرح آپ ﷺ کی حضوری میں لکھا گیا تھا اور پھر اس کے بارہ میں یہ نہ دیکھتے کہ ان میں سے کون سا لغت قوی ہے اور کون سا اس سے کم درجہ کا ہے اور یہ واضح دلیل ہے اس پر کہ رسم توقیفی ہے اور اس پر بھی کہ عثمانی رسم کی پیروی کے واجب ہونے اور اس کی مخالفت کے حرام ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

اوپر کے بیان سے واضح ہو گیا کہ جن کلمات کی رسم انکے تلفظ کے خلاف ہے ان کو اس اندیشہ سے تلفظ کے موافق لکھنا درست نہیں کہ خلاف لکھنے کی صورت میں ناواقف لوگ طرح طرح کی غلطیوں میں مبتلا ہو جائیں گے اور موافق لکھنے کی صورت میں یہ اندیشہ نہیں رہے گا اور درست نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ یہ رسم لوح محفوظ میں بھی اسی طرح ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بتائی ہے۔ پس یہ توقیفی ہے جو حضرات تعویذات میں قرآنی آیات لکھتے ہیں ان کے لیے بھی رسم کی پابندی ضروری ہے۔

﴿مصاحف عثمانیہ میں اختلاف کا سبب﴾

﴿سوال﴾ مصاحف عثمانیہ میں اختلاف کیوں ہے چنانچہ کچھ کلمات تو ایسے ہیں جو بعض مصاحف میں ہیں اور بعض میں نہیں اور کچھ ایسے ہیں جو بعض میں موصول ہیں اور بعض میں مقطوع۔

﴿جواب﴾ اس بارہ میں علامہ دانیؒ کی کتاب ''المقنع'' کی عبارت نقل کی جاتی ہے جو سوال اور جواب کے طور پر ہے۔

پس اگر کوئی سائل سوال کرے کہ ان زائد حروف کی رسم جو تمام قرآنوں میں مختلف ہے اس کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب کیا ہے جس کی رو سے یہ ضروری قرار پا گیا تو میں یہ کہوں گا کہ ہمارے نزدیک اس کا سبب یہ ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع کیا اور اس کو ایک ہی شکل پر لکھا اور ان کی رسم قریش کے لغت کے موافق رکھی اور اس کے سوا ان دوسرے لغات پر نہیں رکھی جو غیر صحیح اور غیر ثابت ہیں تو آپ نے امت پر شفقت کی نظر فرمائی اور احتیاط سے کام لیا اور یہ بات ان کے خیال میں بھی ثابت شدہ تھی کہ یہ زائد حروف بھی اسی طرح حق تعالیٰ ہی کے یہاں سے نازل ہوئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے گئے ہیں اور یہ بات بھی آپ کے علم میں تھی کہ ان سب حروف کے ایک قرآن میں جمع کرنے کی صرف یہی ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ان کلمات کو دو دو بار لکھا جائے اور ان کو اس طرح لکھنے سے رسم میں خلط اور تغیر ہو جائے گا پس اس سے بچنے کی غرض سے ان کلمات کو مصاحف میں متفرق کر دیا اس لیے بعض میں ان کا اثبات ہو گیا اور بعض میں حذف تا کہ امت ان کو اسی طرح محفوظ کر سکے جس طرح حق تعالیٰ کے یہاں سے نازل ہوئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے گئے ہیں پس متعدد شہروں کے مصاحف میں ان کلمات کی رسم کے اختلاف کا سبب یہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ بعض میں حذف اور بعض میں اثبات اور بعض میں وصل اور بعض میں فصل اس لیے رکھا کہ تمام قراءات بھی ظاہر ہو جائیں اور رسم کی مخالفت بھی لازم نہ آئے۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت عشرہ پڑھنے والے طلباء کے لئے خوشخبری

قراءات عشرہ

کا حامل

قرآن شریف

اس قرآن شریف میں مکمل قراءات عشرہ کے فرشی اختلافات کو حاشیہ پر بیان کیا گیا ہے۔ نہایت دیدہ زیب اور شاندار دورنگا طباعت کا شاہکار خوبصورت اور مضبوط گولڈن ڈائی دار جلد

ملنے کا پتہ

قرأت اکیڈمی ®

28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور

Ph.: 042 - 7122423

Mob:0300-4785910

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

16859